ڈاکٹر محمد جنید ندوی

اَسسٹنٹ پروفیسر ، فیکلٹی آف اِسلامک سٹڈیز، اِنٹرنیشنل اِسلامک یونیورسٹی ، اِسلام آباد

اردو زبان میں ڈاکٹر محمود احمد غازی کی علمی خدمات: ایک تعارف

Dr. Muhammad Junaid Nadvi

Faculty of Islamic Studies, International Islamic University, Islamabad

Academic Contributions to Urdu langauge of Dr. Mahmood Ahmad Ghazi:

An Introduction

Dr. Mahmood Ahmad Ghazi (1950-2010) was a renowned Islamic scholar of the late 20th and 21st centuries; acknowledged for his intellectual and academic contributions to Islamic Social Sciences. He was well versed in Arabic, English, Persian, Urdu and French languages. Dr. Ghazi was highly productive writer whose academic contributions range over the entire spectrum of Islamic disciplines in Urdu, English and Arabic languages. He produced more than 30 books in the areas of Islamic law, cosmopolitan Islamic jurisprudence, Muslim political thought, Islamic resurgence, Islamic economics,Islamic education, Qur'anic sciences, Hadith sciences and Sirah sciences. During his lifespan, he held numerous academic and administrative positions, fellowships of several national and international scholastic bodies, and attended around 100 national and international conferences. At the time of demise, he was serving as the Judge of the Federal Shari'at Court of Pakistan and Professor of Shari'ah, at the Faculty of Sharȉ'ah & Law, International Islamic University, Islamabad. This paper highlights his brief biography, his academic and administrative contributions, which include his major published, unpublished and incomplete works in Urdu language, for the sake of recognittion and preservation of historical record of Urdu language from Islamic perspective.

اِسلام کی توضیح وتشریح کے لیے علماء اِسلام نے اپنی زندگیاں صَرف کر کے اِسلامی علوم کا جو ضخیم علمی ذخیرہ مرتب کیا ہے وہ ایک عدیم النظیر کارنامہ ہے۔قرآن وسُنت کی خدمت کرنے والے علمائے اُمت کے پیش نظر دو اہم مقاصد تھے۔ پہلا یہ کہ اِن خدمات کے نتیجے

میں اُنہیں اللہ تعالیٰ کی رضاوخوشنودی حاصل ہو جائے اور دوسرا یہ کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی کتاب قرآن مجید اور اُس کے آخری رسول محمد ﷺ کا آفاقی پیغام تمام دنیا تک پہنچ جائے تاکہ اِس کی روشنی میں اِنسانیت دنیوی اور اُخروی فلاح کی شاہراہ پر گامزن ہو سکے۔ اِن دو اہم مقاصد کے حصول کے لیے صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانے سے آج تک ہزاروں علمائے کرام نے اپنی زندگیوں کو علوم اِسلامی کی خدمت میں صَرف کر دیا۔(۱)

برصغیر پاک و ہند میں علمائے کرام نے اِسلامی علوم کی جو خدمت سرانجام دی ہے وہ عالم آشکارا ہے۔ اِس خدمت کا اعتراف اور تحسین خود عرب علماء نے کی ہے(۲)۔

مقالۂ ھذا کا موضوع

بیسویں صدی کے نصف میں اُمت مسلمہ کے علمی اُفق پر اُبھرنے والی کی ایک عظیم علمی شخصیت ''ڈاکٹر محمود احمد غازی'' کا تعلق برصغیر پاک و ہند سے تھا۔ ڈاکٹر غازی ایک بلند پایا عالم، مصنف، محقق، مفکر اور فقیہ تھے۔ وہ ایک سحر انگیز خطیب، ایک دردمند مبلغ و مصلح، ایک منفرد سیرت نگار اور صاحب طرز اَدیب تھے۔ علم وفضل، سنجیدگئ فکر ونظر، اخلاص وتقویٰ، عبادت و ریاضت اور خشیّت وطاعت جیسی صفات کا مرقع تھے۔ اُردو، عربی، فارسی، انگریزی اور فرانسیسی زبانوں پر دسترس رکھتے تھے۔ اِن اَوصافِ حمیدہ کے مجموعہ نے اُنہیں بیسویں صدی کے اَواخر اور اکیسویں صدی کی اِبتدا میں اَحیاءِ علوم اِسلامیہ کے معماروں میں ایک منفرد مقام پر فائز کر دیا۔ ڈاکٹر غازی کی علمی خدمات کے مختلف پہلوؤں کو قلم بند کرنا ایک ضخیم کتاب کا متقاضی ہے۔ لہٰذا زیرِ نظر مقالہ میں ''اُردو زبان میں ڈاکٹر محمود احمد غازی کی علمی خدمات'' کا مختصر تعارف پیش کیا جا رہا ہے۔

ڈاکٹر محمود احمد غازی کی مختصر سوانح حیات

ڈاکٹر محمود احمد غازی ۱۸ ستمبر ۱۹۵۰ء کو رائے بریلی، یوپی، انڈیا میں پیدا ہوئے اور ۲۶ ستمبر ۲۰۱۰ء کو اِسلام آباد میں اِس جہانِ فانی سے اِنتقال کر گئے۔(۳)

غازی صاحب کا آبائی وطن مولانا اَشرف علی تھانوی کا قصبہ، تھانہ بَھوّن تھا۔ والد کی جانب ڈاکٹر غازی کا شجرۂ نسب حضرت عمر ابن الخطاب سے جا کر ملتا ہے(۳)۔ والد کا نام محمد احمد فاروقی تھا، جو حافظِ قرآن اور دینی علوم میں مدرسہ ''مظاہر العلوم'' سہارن پور، ہندوستان کے فارغ التحصیل تھے، اور مولانا اَشرف علی تھانوی سے بیعت تھے۔ اُنہیں چشتی سلسلہ میں مولانا فقیر محمد اور مولانا محمد زکریاؒ سے خلافت حاصل تھی۔ ڈاکٹر محمود احمد غازی خود مولانا عبدالقادر رائے پوری سے بیعت تھے۔ ڈاکٹر غازی کے والد مولانا محمد احمد فاروقی دہلی میں پاکستانی ہائی کمیشن میں ملازم تھے۔(۴)

والدہ کی جانب سے ڈاکٹر غازی شجرۂ نسب حضرت ابوبکر صدیق سے جا کر ملتا ہے۔ والدہ محترمہ کا نام امتہ الرب تھا اور اُن کا تعلق کاندہلہ کے مشہور صدیقی خاندان سے تھا۔(۵)

ڈاکٹر محمود احمد غازی کا نکاحِ مسنونہ ۱۵ اَپریل ۱۹۸۰ء کو ہندوستان کے معروف عالم اور اَدیب صدر الدین عامر الانصاری کی دختر نیک اَختر محترمہ حامدہ الانصاری سے ہوا۔ اِن کے بطن مبارک سے غازی صاحب کی پانچ بیٹیاں (نائلہ، ماریہ، رملہ، حفصہ، ہالہ) ہیں۔(۶)

ڈاکٹر محمود احمد غازی کا تعلیمی سفر

ڈاکٹر محمود احمد غازی نے کاندہلہ میں اپنی نانی صاحبہ کے پاس قیام کے دوران مولانا صدیق احمد کے مدرسہ میں شعبۂ حفظ کے اُستاد

حافظ عبدالعزیز سے قرآن پڑھنا شروع کیا۔۱۹۵۴ میں اپنے خاندان کے ساتھ کراچی ہجرت کی اور قاری وقاء اللہ پانی پتی سے ۸ سال کی عمر میں حفظ قرآن مکمل کیا(۷)۔درسِ نظامی کی اِبتدائی تعلیم الجامعۃُ البنّوریۃُ العالمیۃ ،کراچی سے حاصل کی اور ۱۹۶۶ اِس کی تکمیل مدرسہ تعلیم القرآن، راولپنڈی سے کی۔ ۱۹۶۶ ہی میں بی اِے آنرز عربی کی سند حاصل کی۔۱۹۶۸ میں بی اِے آنرز فارسی کی سند گولڈ میڈل کے ساتھ حاصل کی۔ ۱۹۷۲ میں پنجاب یونیورسٹی، لاہور سے ایم اِے عربی کی سند حاصل کی۔فرینچ کلچرل سنٹر، اِسلام آباد سے فرانسیسی زبان کا سٹرٹیفکیٹ کورس کیا(ت ن)۔۱۹۹۸ میں پنجاب یونیورسٹی، لاہور سے پی اِیچ ڈی کی سند حاصل کی۔(۸)

ڈاکٹر محمود احمد غازی کے معروف اَساتذۂ کرام

۱۔مولانا محمد احمد فاروقی (والد)؛۲۔حافظ عبدالعزیز (کاندہلہ، اِنڈیا)؛۳۔مولانا عبدالجلیل بستوی (کاندہلہ، اِنڈیا)؛۴۔مولانا زین الدّین بستوی (کاندہلہ ،اِنڈیا) ؛۵۔ قاری وَقاء اللہ (کراچی)؛ ۶۔ قاری نذیر احمد(کراچی)؛۷۔ مولانا عبداللہ کاکا خیل(کراچی)؛۸۔ مولانا محمد یوسف بنّوری (کراچی) ؛۹۔ مولانا محمد حامد(جامعہ بنّوریہ، کراچی)؛۱۰۔ مولانا محمد اِدریس میرٹھی (جامعہ علوم الاسلامیہ، کراچی)؛۱۱۔ مولانا عبد القیوم (جامعہ علوم الاسلامیہ، کراچی)؛۱۲۔ مولانا محمد یوسف عطیّہ (جامعۃ الازھر سے مستعار) ؛۱۳۔(محدّث) مفتی عبد الرشید نعمانی (کراچی)؛ ۱۴۔(محدّث) مولانا ظفر احمد عثمانی (ٹنڈو اللہ یار، سندھ)؛۱۵۔مولانا بدر عالم میرٹھی (ٹنڈو اللہ یار، سندھ)؛۱۶۔(محدّث) مولانا عبدالرحمٰن کیمبل پوری (راولپنڈی)؛۱۷۔مولانا عبد الشکور (راولپنڈی)؛۱۸۔الشیخ صاوی علی شعلان (مصری اَدیب وشاعر، جن کی علمی سرپرستی میں ڈاکٹر غازی نے ۱۹۶۷ سے ۱۹۶۸ میں کلام اِقبال پر عربی میں کام کیا)۔(۹)

ڈاکٹر محمود احمد غازی کے علمی وتنظیمی اَسفار

اِٹلی ،اُزبکستان، اِسپین، آسٹریلیا، اَفریقہ، اَلجزائر، اَمریکہ، اِیران، برطانیہ، بنگلہ دیش، برونائی، تاجکستان، ترکی، تھائی لینڈ، جنوبی اَفریقہ، چین، ڈنمارک، روس، سعودی عرب، سنگاپور، شام، فرانس، فجی، قِرغیزیا، قزاقستان، قطر، کویت، کینیا، کینیڈا، لیبیا، متحدہ عرب امارات، مراکش، مصر، ملائیشیا، ویسٹ اِنڈیز، ہالینڈ، ہانگ کانگ، ہنگری، ہندوستان۔(۱۰)

ڈاکٹر محمود احمد غازی کے اَوصاف حمیدہ

اِنسان معصوم عن الخطاء نہیں ہوسکتا، لیکن ڈاکٹر محمود احمد غازی علم وفضل، تقویٰ وپرہیزگاری اور اَمانت ودیانت کی جن بلندیوں پر پہنچے ہوئے تھے، عصر حاضر میں اِس کا تصوّر کرنا بھی مشکل ہے۔مشہور زمانہ مقولہ ہے کہ 'زبانِ خلق نقارۂ خدا' ہوتی ہے۔ذیلی حصہ میں ڈاکٹر محمود احمد غازی کے بارے میں پیش کی جانے والی چند اہل علم اور معاونین کی آراء اِس کا ثبوت دے رہی ہیں۔

پروفیسر فتح محمد ملک (ریکٹر، بین اَلاقوامی اِسلامی یونیورسٹی، اِسلام آباد)

''یقین نہیں آتا کہ ڈاکٹر محمود احمد غازی ہم سے جدا ہوگئے ہیں۔مقررین نے اُن کے بارے میں یہ تو بتادیا کہ وہ وفاقی وزیر بھی رہے لیکن ایک بات جو اُن کی شخصیت کا خاصہ تھی، وہ کسی نے نہیں بتائی اور وہ یہ تھی کہ مرحوم وقت کے ڈکٹیٹر (جنرل پرویز مشرف) سے نظریاتی اِختلاف رکھتے تھے۔جب اُس ڈکٹیٹر نے دینی حکمت عملی میں تبدیلی کی تو ڈاکٹر غازی نے یہ کہتے ہوئے وزارت سے اِستعفیٰ دے دیا کہ مجھے یہ تبدیلی منظور نہیں۔ڈاکٹر محمود احمد غازی ہمارے درمیان موجود ہیں اور ہمیشہ موجود رہیں گے''۔(۱۱)

ڈاکٹر ممتاز احمد (صدر، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد۔ سابق ڈائریکٹر، اقبال انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ڈائیلاگ اینڈ ریسرچ)

''مرحوم علم اور عمل دونوں میں ممتاز تھے۔ اُن کے علم کے بارے میں اِظہار خیال کرنا میرے لیے گستاخی کی بات ہے۔ مرحوم بہت محبت کرنے والے اور دوسروں کا خیال رکھنے والے اِنسان تھے۔ ہمیشہ خوشی و گرم جوشی اور تعلق خاطر سے ملا کرتے تھے''۔ (۱۲)

ڈاکٹر ظفر اِسحاق انصاری (نائب صدر برائے تحقیق و اعلیٰ تعلیم، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد)

''اِسلامی تعلیمات ڈاکٹر محمود احمد غازی کے رگ و پے میں سرایت کیے ہوئے تھیں۔ دیانت، امانت، ورع و تقویٰ میں اُن کا کوئی ثانی نظر نہیں آتا۔ اپنی مدت ملازمت کے آخری دن دفتر کی گاڑی اِستعمال نہ کی اور اس کا عذر یہ پیش کیا کہ میں اَب صدر جامعہ نہیں ہوں۔ وہ نہایت وسیع مطالعہ کے حامل تھے جس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ایک دن خود غازی صاحب نے کہا کہ میں نے ''کتاب الام'' ساٹھ مرتبہ بالاِستیعاب پڑھی ہے۔ اُنہیں تاریخ، سیرت، فقہ، حدیث، علم الکلام، فلسفہ، اَدب اور شعر سے دلچسپی تھی۔ وہ وقت ضائع نہیں کرتے تھے۔ مرحوم یونیورسٹی کی صدارت کی گراں بار ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ چھ گھنٹے روزانہ تدریس بھی کیا کرتے تھے''۔ (۱۳)

ڈاکٹر صاحبزادہ ساجد الرحمٰن صاحب (نائب صدر اِدارہ و مالیات/ ڈائریکٹر جنرل، دعوۃ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد)

''ڈاکٹر محمود احمد غازی کو اللہ تعالیٰ نے بے پناہ صلاحیتوں سے سرفراز فرمایا تھا۔ وہ ایک ہمہ جہت و ہمہ پہلو شخصیت تھے۔ وہ قدیم اور جدید علوم کا حسین اِمتزاج تھے۔ اُنہوں نے زندگی کا ایک ایک لمحہ علم دین کی ترویج و اِشاعت، اَقدارِ اِسلامیہ کے فروغ اور ملک و ملت کی بھلائی کے لیے صرف کیا۔ اُن کا وصال کسی ایک طبقہ، خاندان یا ایک ملک کا نقصان نہیں، پوری ملتِ اِسلامیہ کا نقصان ہے''۔ (۱۴)

جسٹس خلیل الرحمٰن (سابق ریکٹر بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد)

''ڈاکٹر محمود احمد غازی کا علم سمندر کی سی گہرائی رکھتا تھا۔ وہ اَخلاقِ کریمانہ سے متصف تھے۔ ہر ملنے والے سے ایسے ملتے تھے گویا وہ کوئی دیرینہ شناسا ہو۔ میں نے ربا کیس چھ ماہ سننے کے بعد جو فیصلہ لکھا، اگر مرحوم غازی صاحب کی معاونت نہ ہوتی تو میرے لیے فیصلہ لکھنا ممکن نہ تھا۔ ڈاکٹر غازی اُس ورثے کے اَمین تھے جو سراپا علم تھا کی والد کی طرف سے حکیم الاُمّت مولانا اَشرف علی تھانوی سے اور والدہ کی طرف سے مولانا الیاس، بانی تبلیغی جماعت سے قرابت داری تھی۔ بین الاقوامی اِسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد میں اُردن کے شہزادہ حسن بن طلال، ملائیشاء کے سابق وزیراعظم مہاتیر محمد اور نیلسن منڈیلا کے نائبین کی آمد مرحوم ہی کا رنامہ تھا جس نے پوری دنیا میں بین الاقوامی اِسلامی یونیورسٹی، اِسلام آباد کو پہچان بخشی''۔ (۱۵)

ڈاکٹر ایس ایم زمان صاحب (سابق نائب صدر، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد)

'' ''موت العالِم موت العالَم'' کی ضرب المثل ڈاکٹر غازی مرحوم پر صادق آتی ہے۔ اُن کے اَخلاق میں صداقت کا پہلو برملا تھا۔ اپنی طول رفاقت کے دوران اُنہیں اِنتہائی دیانت دار پایا۔ اِس پائے کی کوئی ایک مثال ملنا بھی اِس ملک میں ممکن نہیں۔ علم میں اُن کا ثانی اور ہمسر ملنا تو پیدا ہو سکتا ہے لیکن دیانت، اَمانت، صداقت اور خلوص میں اُن جیسا سپوت اِس مٹی کو ملنا اب مشکل ہے''۔ (۱۶)

پروفیسر ڈاکٹر عبدالقیوم قریشی (سابق وائس چانسلر، اِسلامیہ یونیورسٹی، بہاولپور)

''ڈاکٹر غازی مرحوم تمام اَخلاق حمیدہ سے متصف اِنسان تھے۔ اُن کے بارے میں اِتنا ہی کہوں گا کہ ''نرم دَم گفتگو گرم دَم جستجو''۔ اللہ تعالیٰ نے ڈاکٹر غازی کو بات سمجھانے کا ایسا ملکہ عطا فرمایا تھا کہ ججوں کی تربیتی کورس کے دوران ہر جج کی یہ خواہش ہوتی تھی کہ وہ اُن

سے اِستفادہ کرے''۔(۱۷)

ڈاکٹر اَنیس احمد (وائس چانسلر، رفاہ انٹرنیشنل یونیورسٹی، اِسلام آباد۔سابق نائب صدر (علمی)، بین اَلاقوامی اِسلامی یونیورسٹی، اِسلام آباد)

''ڈاکٹر محمود احمد غازی مرحوم ایک ذہین، حلیم الطبع اور مہمان نواز اِنسان تھے۔اُن کی یادداشت غضب کی تھی۔ برس ہا برس گزرنے کے بعد بھی واقعات کی ترتیب و تفصیل بیان کرنے میں اُنہیں ید طولیٰ حاصل تھا۔ڈاکٹر صاحب فکر انگیز خطیب اور پُر فکر تحریر کی بنا پر اپنے دور کے چند معروف اَصحابِ علم میں سے تھے۔اللہ تعالیٰ نے اُنہیں اِس صلاحیت سے بھی نوازا تھا کہ دشوار ترین موضوع پر نوٹس کے بغیر تقریر کرتے تھے ۔تقریر میں واقعات کی صحت اور حقیقت کی صحیح عکاسی دیکھ کر، اُن کے غیر معمولی حافظہ پر حیرت ہوتی تھی۔اُن کی بیشتر کتابیں اُن کی تقاریر کے مجموعہ پر مشتمل ہیں''۔(۱۸)

ڈاکٹر محمد اِفتخار کھوکھر (چیئرمین، شعبۂ اَدبِ اَطفال، دعوۃ اَکیڈمی، بین اَلاقوامی اِسلامی یونیورسٹی، اِسلام آباد)

''وفاقی وزارت مذہبی اُمور میں بحیثیت وزیر تعیناتی کے بعد ڈاکٹر غازی صاحب نے بین الاقوامی اِسلامی یونیورسٹی اِسلام آباد کے نائب صدر (علمی) کی ذمہ داری کو اَدا کرنے کے دوران جامعہ سے تنخواہ نہیں لی''۔(۱۹)

۱۰۔حیران خٹک (ڈائریکٹر پبلی کیشنز، دعوۃ اَکیڈمی، بین اَلاقوامی اِسلامی یونیورسٹی، اِسلام آباد)

''ڈاکٹر غازی دفتر کی اَشیاء مثلاً گاڑی، سادہ کاغذ، قلم، پنسل، ربڑ، فوٹو کاپی وغیرہ کو ذاتی یا گھریلو کاموں کے لیے اِستعمال نہیں کرتے تھے۔نیشنل سکیورٹی کاؤنسل اور وفاقی وزیر کی حیثیت سے متعدد مراعات حاصل ہونے کے باوجود اِن سے فائدہ نہیں اُٹھایا۔ بین الاقوامی اِسلامی یونیورسٹی اِسلام آباد میں صدر کے منصب سے فارغ ہونے کے بعد یونیورسٹی کی گاڑی کے بجائے اپنے بھائی ڈاکٹر غزالی کی گاڑی میں گھر واپس گئے''۔(۲۰)

۱۱۔جناب محمد طاہر فرقان صاحب (پرسنل سیکریٹری)

''ڈاکٹر محمود احمد غازی صاحب ایک ایمان دار، یانت دار، بااَخلاق اور فرض شناس اَفسر تھے۔دفتر کی اَشیاء کو ذاتی کاموں کے لیے اِستعمال نہیں کرتے تھے۔اَساتذہ کا بےحد احترام کرتے تھے۔مجھے یہ ہدایت تھی کہ یونیورسٹی کا کوئی بھی ٹیچر ملنے آئے تو اُسے اِنتظار نہ کرایا جائے''۔(۲۱)

ڈاکٹر محمود احمد غازی کی علمی خدمات

ڈاکٹر محمود احمد غازی کی علمی خدمات کا اِحاطہ کرنے کے لیے طویل وقت اور وسیع قرطاس کی ضرورت ہے۔ غازی صاحب کی تحریریں اُن کے بلند علمی مقام، قابل رشک فکری گہرائی، باوقار اِعتدال اور کو جاننے کا اَہم ذریعہ ہیں۔آپ نے اُردو، عربی اور اَنگریزی زبانوں میں اِسلامی تصنیفات و تحقیقات کا عریض اور متنوع ذخیرہ چھوڑا ہے۔ قارئین کی دلچسپی کو پیش نظر رکھتے ہوئے، ذیل میں اُن کی چند اہم اُردو تصنیفات و تالیفات کا مختصر تعارف پیش کیا جا رہا ہے جس سے اُردو زبان میں ڈاکٹر محمود احمد غازی صاحب کی علمی خدمات کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

ڈاکٹر محمود احمد غازی کی چند مطبوعہ اُردو کتب (۲۲)

۱۔ ''محاضرات معیشت و تجارت''، لاہور: الفیصل ناشران، ۲۰۱۰ء۔ بارہ محاضرات پر مشتمل یہ کتاب معیشت و تجارت کے علم سے بحث کرتی ہے۔

۲۔ ''اِسلامی بینکاری: ایک تعارف''، کراچی: زَوّارا کیڈمی پبلیکیشنز، ۲۰۱۰۔ یہ کتاب اِسلامی بینکاری کے تعارف پر مبنی ہے۔

۳۔ ''اِسلام اور مغرب کے تعلقات''، کراچی: زَوّارا کیڈمی پبلیکیشنز، ۲۰۰۹۔ کتاب اِسلام اور مغرب کے تعلقات سے بحث کرتی ہے۔

۴۔ ''مسلمانوں کا دینی وعصری نظام تعلیم''، گوجرانوالہ: الشریعہ اکادمی، ۲۰۰۹۔ کتاب مسلمانوں کے دینی وعصری نظام تعلیم کے جائزہ پر مشتمل ہے۔

۵۔ ''محاضراتِ شریعت''، لاہور: الفیصل ناشران، ۲۰۰۹۔ بارہ محاضرات پر مشتمل یہ کتاب علوم شریعت سے بحث کرتی ہے۔

۶۔ ''اِسلامی شریعت اور عصر حاضر''، اِسلام آباد: شریعہ اکیڈمی، بین الاقوامی اِسلامی یونیورسٹی، ۲۰۰۹۔ کتاب آٹھ محاضرات پر مشتمل ہے۔

۷۔ ''عصر حاضر اور شریعت اِسلامی''، اِسلام آباد: اِنسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز، ۲۰۰۸۔

۸۔ ''محاضراتِ سیرت''، لاہور: الفیصل ناشران، ۲۰۰۷۔ بارہ محاضرات پر مشتمل یہ کتاب علوم سیرت سے بحث کرتی ہے۔

۹۔ ''قواعد الفقہیہ (۲)''، اِسلام آباد: شریعہ اکیڈمی، بین الاقوامی اِسلامی یونیورسٹی، ۲۰۰۵۔ یہ کتاب منتخب فقہی قواعد سے متعلق ہے۔

۱۰۔ ''تقنین الشریعۃ''، اِسلام آباد: شریعہ اکیڈمی، بین الاقوامی اِسلامی یونیورسٹی، ۲۰۰۵۔ یہ کتاب فقہی اُمور سے متعلق ہے۔

۱۱۔ ''محاضراتِ فقہ''، لاہور: الفیصل ناشران، ۲۰۰۵۔ بارہ محاضرات پر مشتمل یہ کتاب علوم الفقہ سے بحث کرتی ہے۔

۱۲۔ ''اُصول فقہ (اِسلامی احکام کی ضابطہ بندی)''، اِسلام آباد: شریعہ اکیڈمی، بین الاقوامی اِسلامی یونیورسٹی، ۲۰۰۵۔

۱۳۔ ''محاضراتِ قرآن''، لاہور: الفیصل ناشران، ۲۰۰۴۔ بارہ محاضرات پر مشتمل یہ کتاب علوم القرآن سے بحث کرتی ہے۔

۱۴۔ ''محاضراتِ حدیث''، لاہور: الفیصل ناشران، ۲۰۰۴۔ بارہ محاضرات پر مشتمل یہ کتاب علوم الحدیث سے بحث کرتی ہے۔

۱۵۔ ''اُصول فقہ (۱)''، اِسلام آباد: شریعہ اکیڈمی، بین الاقوامی اِسلامی یونیورسٹی، ۲۰۰۴۔ یہ کتاب فقہی اُصولوں سے متعلق ہے۔

۱۶۔ ''اُصول فقہ (۲)''، اِسلام آباد: شریعہ اکیڈمی، بین الاقوامی اِسلامی یونیورسٹی، ۲۰۰۴۔ یہ کتاب فقہی اُصولوں سے متعلق ہے۔

۱۷۔ ''قواعد الفقہیہ (۱)''، اِسلام آباد: شریعہ اکیڈمی، بین الاقوامی اِسلامی یونیورسٹی، ۲۰۰۴۔ یہ کتاب فقہ کے تاریخی مطالعہ سے متعلق ہے۔

۱۸۔ ''فریضہ دعوت وتبلیغ''، اِسلام آباد: دعوۃ اکیڈمی، بین الاقوامی اِسلامی یونیورسٹی، ۲۰۰۴۔ تبلیغ اِسلام کی اہمیت سے متعلق کتابچہ ہے۔

۱۹۔ ''قرآن ایک تعارف''، اِسلام آباد: دعوۃ اکیڈمی، بین الاقوامی اِسلامی یونیورسٹی، ۲۰۰۳۔ قرآن مجید کے تعارف پر مشتمل کتابچہ ہے۔

۲۰۔ 'محکمات عالم قرآنی''، اِسلام آباد: دعوۃ اکیڈمی، بین الاقوامی اِسلامی یونیورسٹی، ۲۰۰۲۔ '' قرآنی دنیا'' کے متعلق اِقبال کے تصورات کا مطالعہ۔

۲۱۔ ''اُصول فقہ (پاکستان میں قوانین کو اِسلامیانے کا عمل)''، اِسلام آباد: شریعہ اکیڈمی، بین الاقوامی اِسلامی یونیورسٹی، ۲۰۰۲۔

۲۲۔ ''اِسلام کا قانون بین الممالک''، بھاولپور: اِسلامی یونیورسٹی، ۱۹۹۷؛ اِسلام آباد: ۲۰۰۷۔ اِسلامی عالمی قانون پر ایک تفصیلی کتاب ہے۔

۲۳۔ ''اِسلام میں ربا کی حرمت اور بلاسود سرمایہ کاری''، اِسلام آباد: شریعہ اکیڈمی، بین الاقوامی اِسلامی یونیورسٹی، ۱۹۹۳۔

۲۴۔ ''اِسلام میں رِبا کی حرمت اور بلاسود سرمایہ کاری''، اِسلام آباد: شریعہ اَکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، ۱۹۹۳ء۔

۲۵۔ ''حرمت رِبا اور غیر سودی مالیاتی نظام''، اِسلام آباد: اِنسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اِسٹڈیز، ۱۹۹۳ء۔ غیر سودی مالیاتی نظام کی بحث پر مشتمل کتاب۔

۲۶۔ ''اَحکام بلوغت''، اِسلام آباد: اِدارہ تحقیقات اِسلامی، ۱۹۸۷ء۔ یہ کتاب بلوغت کے اِسلامی اَحکامات کے بارے میں لکھی گئی ہے۔

۲۷۔ ''مسودہ قانون قانون و دیت''، اِسلام آباد: اِدارہ تحقیقات اِسلامی، ۱۹۸۶ء۔ کتاب اِسلامی قانون برائے اِنسانی اعضاء سے بحث کرتی ہے۔

۲۸۔ ''ادب القاضی''، اِسلام آباد: اِدارہ تحقیقات اِسلامی، ۱۹۸۳ء۔ یہ کتاب اِسلامی قانون کے طریقہ کار پر تفصیلی بحث فراہم کرتی ہے۔

ڈاکٹر محمود احمد غازی کے چند مطبوعہ اُردو مضامین (۲۳)

ڈاکٹر محمود احمد غازی نے اُردو زبان میں ایک سو سے زائد مضامین قلم بند کیے۔ ذیل میں چند کا ذکر کیا جارہا ہے۔

۱۔ ''اِسلام اور جدید تجارت و معیشت''، ۲۰۱۱ء، لاہور: ماہنامہ عالمی ترجمان القرآن، جلد نمبر ا، شمارہ نمبر ۳، ص ۵۵۔

۲۔ ''یورپ پر اِسلامی تہذیب و ثقافت کے اثرات''، ۲۰۱۱ء، کراچی: مجلّہ تعمیر افکار، جلد نمبر ۱۲، شمارہ نمبر ۶، ص ۱۰۔

۳۔ ''اِسلامی شریعت: مقاصد و حکمت (۲)'' ۲۰۱۱ء، کراچی: ماہنامہ تعمیر افکار، جلد نمبر ۱۲، شمارہ نمبر ۴، ص ۵۔

۴۔ ''اِسلامی شریعت اور مقاصد (۱)'' ۲۰۱۱ء، کراچی: ماہنامہ تعمیر افکار، جلد نمبر ۱۲، شمارہ نمبر ۳، ص ۱۰۔

۵۔ ''صدیق اکبرؓ''، ۲۰۱۱ء، اِسلام آباد: مجلّہ قیام، جلد نمبر ا، شمارہ نمبر ۳، ص ۶۔

۶۔ ''عالم گیر اِسلامی معاشرہ''، ۲۰۱۱ء، کراچی: ماہنامہ تعمیر اَفکار، ج ۱۲، ش ۸، ص ۹-۲۲۔

۷۔ ''مطالعہ سیرت اور مستشرقین''، ۲۰۱۱ء، کراچی: ششماہی السیرۃ عالمی، شمارہ ۲۵، ص ۴۰۷-۴۴۶۔

۸۔ ''موجودہ حالات میں علماءِ کرام کی ذمہ داریاں'' ۲۰۱۰ء، اِسلام آباد: ماہنامہ دعوۃ، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، ج ۱۷، ش ۴، ۵، ص ۴۸-۵۷۔

۹۔ ''اِسلامی دنیا اور نیا عالمی نظام''، ۲۰۱۰ء، کراچی: ماہنامہ تعمیر افکار، جلد نمبر ۱۲، شمارہ نمبر ۷، ۱۱۔

۱۰۔ ''اِسلام میں تفریح کا تصور''، ۲۰۱۰ء، کراچی: ماہنامہ تعمیر افکار، جلد نمبر ۱۲، شمارہ نمبر ۵، ص ۱۰۔

۱۱۔ ''اِسلام اور جدید تجارت و معیشت''، ۲۰۱۰ء، کراچی: ماہنامہ تعمیر افکار، جلد نمبر ۱۱، شمارہ نمبر ۱۲، ص ۲۱۔

۱۲۔ ''قانون توہین رسالت'' ۲۰۱۰ء، کراچی: ماہنامہ تعمیر افکار، جلد نمبر ۱۱، شمارہ نمبر ۱۱، ص ۵۔

۱۳۔ ''ڈاکٹر محمد حمید اللہ، بیسویں صدی کے ممتاز محقق''، ۲۰۰۳ء، اِسلام آباد: ماہنامہ دعوۃ، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، ج ۹، ش ۱۰، ص ۲۷-۳۷۔

۱۴۔ ''علامہ اِقبال اور تنقید مغرب''، ۲۰۰۲ء، اِسلام آباد: ماہنامہ دعوۃ، جلد نمبر ۹، شمارہ نمبر ۶، ص ۲۳۔

ڈاکٹر محمود احمد غازی کی نامکمل تصنیفات

ڈاکٹر محمود احمد غازی کی رحلت کے باعث اُن کے متعدد علمی کام پایۂ تکمیل تک نہ پہنچ سکے۔ ذیل میں اُن کی نامکمل اُردو، عربی اور

انگریزی تالیفات کی فہرست پیش کی جارہی ہے تاکہ تصنیف وتالیف سے دل چسپی رکھنے والے اِدارے یا افراد اُن کے لواحقین سے اِن نامکمل مسودوں کو قانونی اجازت کے بعد حاصل کرکے مکمل کرنے کی سعادت حاصل کرسکیں۔

ڈاکٹر محمود احمد غازی کی نامکمل اُردو تصنیفات (۲۴)

۱۔ اِسلامی قانون کی بنیادیں۔

۲۔ اِسلامی بینکاری۔

۳۔ مقاصد الشریعہ کا مختصر تعارف۔

ڈاکٹر محمود احمد غازی کے تدریسی مناصب (۲۵)

۱۔ پروفیسر، ایسوسی ایٹ ڈین، کلیہ معارف اسلامیہ، قطر فاؤنڈیشن، دوحہ (ت ن)۔

۲۔ پروفیسر، کلیہ الشریعہ والقانون، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اِسلام آباد، ۱۹۸۷ تا ۲۰۱۰۔

۳۔ ایسوسی ایٹ پروفیسر، ادارہ تحقیقاتِ اِسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اِسلام آباد، ۱۹۸۱ تا ۱۹۸۷۔

۴۔ ریسرچ فیلو/ اسسٹنٹ پروفیسر، ادارہ تحقیقاتِ اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اِسلام آباد، ۱۹۷۹ تا ۱۹۸۱۔

۵۔ فیلو/ لیکچرر، ادارہ تحقیقاتِ اِسلامی، بین الاقوامی اِسلامی یونیورسٹی، اِسلام آباد، ۱۹۷۳ تا ۱۹۷۹۔

ڈاکٹر محمود احمد غازی کے تبلیغی مناصب (۲۶)

۱۔ خطیب، فیصل مسجد، اِسلام آباد۔ ۱۹۸۷ تا ۱۹۹۴۔

۲۔ اَندورن اور بیرون ملک لاتعداد خطبات۔

ڈاکٹر محمود احمد غازی کے علمی مناصب (۲۷)

۱۔ مدیر، الدراسات الاِسلامیہ (سہ ماہی عربی مجلّہ)، اِدارہ تحقیقاتِ اِسلامی، بین الاقوامی اِسلامی یونیورسٹی، اِسلام آباد، ۱۹۹۱ تا ۱۹۹۳۔

۲۔ مدیر، فکر ونظر (سہ ماہی اُردو مجلّہ)، اِدارہ تحقیقاتِ اِسلامی، بین الاقوامی اِسلامی یونیورسٹی، اِسلام آباد، ۱۹۸۴ تا ۱۹۸۷۔

۳۔ مدیر، الدراسات الاِسلامیہ (سہ ماہی عربی مجلّہ)، اِدارہ تحقیقاتِ اِسلامی، بین الاقوامی اِسلامی یونیورسٹی، اِسلام آباد، ۱۹۸۱ تا ۱۹۸۷۔

ڈاکٹر محمود احمد غازی کے اِدارتی/تنظیمی مناصب (۲۸)

۱۔ چیرمین، شریعہ بورڈ، اسٹیٹ بینک آف پاکستان۔ (تاوقت وفات ستمبر ۲۰۱۰)

۲۔ چیرمین، شریعہ مشاورتی سیل، بین الاقوامی اِسلامی یونیورسٹی، اِسلام آباد۔ (تاوقت وفات ستمبر ۲۰۱۰)

۳۔ چیرمین، شریعہ سپروائزری کمیٹی، تکافل، پاکستان۔ (تاوقت وفات ستمبر ۲۰۱۰)

۴۔ صدر، بین الاقوامی اِسلامی یونیورسٹی، اِسلام آباد، ۲۰۰۴ تا ۲۰۰۶۔

۵۔ نائب صدر، بین الاقوامی اِسلامی یونیورسٹی، اِسلام آباد، نومبر ۱۹۹۴ تا جون ۲۰۰۴۔

۶۔ وفاقی وزیر، مذہبی اُمور، حکومتِ پاکستان، اگست ۲۰۰۰ تا اگست ۲۰۰۲۔

۷۔ ممبر، سلامتی کونسل، حکومت پاکستان، ۱۹۹۹ تا ۲۰۰۰۔

۸۔ ڈائرکٹر جنرل، شریعہ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد، ۱۹۹۱ تا ۲۰۰۰۔

۹۔ ممبر، اسلامی نظریاتی کونسل، پاکستان، ۱۹۹۷ تا ۲۰۰۰۔

۱۰۔ جج (عارضی) شریعہ اپیلیٹ بینچ، سپریم کورٹ آف پاکستان، ۱۹۹۸ تا ۱۹۹۹۔

۱۱۔ ڈائرکٹر جنرل، دعوۃ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد، ۱۹۸۸ تا ۱۹۹۴۔

۱۲۔ ڈائرکٹر اسلامک سنٹر، فیصل مسجد، اسلام آباد۔ ۱۹۸۷ تا ۱۹۹۴۔

۱۳۔ ممبر، اسلامی نظریاتی کونسل، پاکستان، ۱۹۹۰ تا ۱۹۹۳۔

۱۴۔ ایسوسی ایٹ ممبر، آئینی کمیشن (تقرری منجانب صدر پاکستان)، ۱۹۸۳ تا ۱۹۸۵۔

ڈاکٹر محمود احمد غازی کے مناصبِ رکنیت (۲۹)

۱۔ رکن، ورکنگ کمیٹی المجتمع العالمی للعلوم المسلمین، مکہ مکرمہ، سعودی عرب۔ (تا وقت وفات ستمبر ۲۰۱۰)

۲۔ رکن، الاتحاد العالمی للعلماء المسلمین، قاہرہ، مصر۔ (تا وقت وفات ستمبر ۲۰۱۰)

۳۔ رکن، عربی اکیڈمی، دمشق۔ (تا وقت وفات ستمبر ۲۰۱۰)

۴۔ رکن، سنڈیکیٹ، ایرڈ، ایگریکلچرل یونیورسٹی، راولپنڈی، پاکستان۔ ۲۰۰۶ تا ۲۰۰۸۔

۵۔ رکن، ایگزیکیٹو کونسل، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد۔ ۲۰۰۴ تا ۲۰۰۷۔

۶۔ رکن، بورڈ آف ایڈوانس سٹڈیز اینڈ ریسرچ، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد۔ ۱۹۹۱ تا ۱۹۹۴۔

اختتامیہ

ڈاکٹر محمود احمد غازی کی حیات وافکار اور اُن کے علمی خدمات کے مختلف پہلوؤں کو قلم بند کرنا ایک مختصر مقالہ میں ناممکن ہے۔ راقم السطور نے اپنی اِس حقیر کاوش میں ڈاکٹر غازی کے حالاتِ زندگی، تعلیم وتربیت، اُن کی تدریسی، علمی اور منصبی خدمات کو انتہائی مختصر انداز میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ اِس مقالہ میں ڈاکٹر محمود احمد غازی کی اُردو کی ۲۸ کتب، ۱۴ مضامین، ۲ نامکمل تالیفات کا تعارف مطبوعاتی تاریخوں کی ترتیب سے پیش کیا گیا ہے۔

اُردو زبان کے لیے ڈاکٹر غازی کی خدمات کا تنوع ایک تحریر نہیں، بلکہ عمیق علمی تحقیق کا تقاضہ کرتی ہیں۔ اِس ضمن میں جامعات کے اہل علم ڈاکٹر محمود احمد غازی کے افکار پر ایم فل اور پی ایچ ڈی کے مقالے لکھوا کر اُمت مسلمہ کے عصری تقاضوں کو پورا کر سکتے ہیں۔

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ ڈاکٹر محمود احمد غازی کی علمی اور عملی خدمات کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ اُنہیں جنت کے اعلیٰ ترین درجات عطا فرمائے۔ اور اللہ تعالیٰ اُمت مسلمہ کو اُن جیسی عظیم شخصیات سے نوازتا رہے۔ آمین!

’’ہر چیز جو اِس زمین پر ہے فنا ہوجانے والی ہے اور صرف تیرے رب کی جلیل وکریم ذات ہی باقی رہنے والی ہے۔‘‘ (سورۃ الرحمٰن ۵۵:۲۶-۲۷)

حواشی وحوالہ جات

۱۔ عبدالحق محدّث دہلوی، شیخ، ۱۹۹۸ء، ’’مشکوٰۃ شریف مترجم‘‘، لاہور: مکتبہ رحمانیہ، اردو بازار، دیکھئے: مقدمہ

۲۔ چند معروف اہل علم کے تاثرات ملاحظہ کیجیے۔ علاّمہ رشید رضا مصری فرماتے ہیں ’’اگر اس زمانے (بیسویں صدی) میں ہمارے ہندی بھائی علم حدیث کی طرف توجہ نہ کرتے تو یہ علم مشرقی ممالک میں زوال سے دوچار ہو جاتا‘‘۔ ماضی قریب کے نامور محدّث علاّمہ ناصرالدین البانی نے مولانا عبدالوہاب خلجی کو ایک انٹرویو دیتے ہوئے فرمایا ’’میرا (علمی) وجود علمائے اہل حدیث ہند کی نیکیوں میں سے ایک نیکی ہے‘‘۔ معروف مصری محقق علامہ عبدالعزیز الخولی نے اپنی کتاب ’’مفتاح السنۃ‘‘ میں ہندوستان کے علماء کی خدمات حدیث کا برملا اعتراف کرتے ہوئے فرمایا ’’ملت اسلامیہ کی کثرت اور مختلف وطنیت ہونے کے باوجود ان میں کوئی بھی ایسا نہیں ہے کہ جس نے ہندوستانی مسلمانوں کی طرح حدیث سے تعلق کے تقاضے کو پورا کیا ہو‘‘۔ بحوالہ: ارشاد الحق تھانوی، مولانا، نومبر ۲۰۰۱ء، طباعت دوئم، ’’پاک و ہند میں علمائے اہل حدیث کی خدمات‘‘، فیصل آباد: ادارۃ العلوم الاثریہ، ص ۶۶

۳۔ اَصغر علی چشتی، ڈاکٹر، ۲۰۱۱، ’’ڈاکٹر محمود احمد غازی: شخصیت اور خدمات‘‘، اِسلام آباد: معارفِ اِسلامی، علامہ اِقبال اوپن یونیورسٹی، جلد: ۱۰، شمارہ: ۱، ص ۱۲۔

۴۔ عصمت اللہ، ڈاکٹر، ۲۰۱۱، ’’الشیخ القاضی محمود احمد غازی: حیاتہ واثارہ العلمیہ‘‘، اِسلام آباد: معارفِ اِسلامی، علامہ اِقبال اوپن یونیورسٹی، جلد: ۱۰، شمارہ: ۱، ص ۳۱۳۔

۵۔ محمد موسیٰ بھٹو، ۲۰۱۰ء، ’’ڈاکٹر محمود احمد غازی مرحوم‘‘، حیدرآباد: ماہنامہ بیداری، سندھ نیشنل اکیڈمی ٹرسٹ، ج ۷، ش ۹۲، ص ۱۳-۱۵۔؛ ڈاکٹر محمود احمد غازی مرحوم نے محمد موسیٰ بھٹو صاحب کے نام خطوط میں یہ معلومات خود فراہم کی ہیں۔ بیداری کے اِس شمارہ میں اِن خطوط کا عکس بھی دیا گیا ہے۔

۶۔ عصمت اللہ، ڈاکٹر، ۲۰۱۱، حوالۂ مذکورہ، ص ۳۱۳-۳۱۶۔

۷۔ حوالۂ بالا، ص ۳۱۷۔

۸۔ اَصغر علی چشتی، ڈاکٹر، ۲۰۱۱، حوالۂ مذکورہ، ص ۱۴-۱۶۔

۹۔ حیران خٹک، ۲۰۱۰، ’’میرے غازی صاحب‘‘، اِسلام آباد: ماہنامہ دعوۃ، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، ج ۱۷، ش ۴، ۵، ص ۱۶۵-۱۶۶۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: اِدارہ السیرۃ، ۲۰۱۱، ’’حیاتِ ڈاکٹر محمود احمد غازی: ایک نظر میں‘‘، کراچی: ششماہی السیرۃ عالمی، شمارہ ۲۵، ص ۳۸۱-۳۸۶۔ مزید دیکھیے: اَصغر علی چشتی، ڈاکٹر، ۲۰۱۱، ’’ڈاکٹر محمود احمد غازی: شخصیت اور خدمات‘‘، اِسلام آباد: معارفِ اِسلامی، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، جلد: ۱۰، شمارہ: ۱، ص ۱۱-۱۶۔

۱۰۔ عصمت اللہ، ڈاکٹر، ۲۰۱۱ء، حوالۂ مذکورہ، ص ۳۱۶۔

۱۱۔ اِدارہ السیرۃ، ۲۰۱۱، ’’حیاتِ ڈاکٹر محمود احمد غازی: ایک نظر میں‘‘، کراچی: ششماہی السیرۃ عالمی، شمارہ ۲۵، ص ۳۸۵۔

۱۲۔ اَخبارِ دعوۃ، ۲۰۱۰، ’’ڈاکٹر محمود احمد غازی کے تعزیتی ریفرنس میں شرکاء آراء کی رپورٹنگ‘‘، اِسلام آباد: بین الاقوامی اسلامی

یونیورسٹی، شمارہ نمبر۱۴ص ۱-۴۔

۱۳۔ ایضاً، حوالۂ بالا، ص ۱-۴۔

۱۴۔ ایضاً، حوالۂ بالا، ص ۱-۴۔

۱۵۔ ایضاً، حوالۂ بالا، ص ۱-۴۔

۱۶۔ ایضاً، حوالۂ بالا، ص ۱-۴۔

۱۷۔ ایضاً، حوالۂ بالا، ص ۱-۴۔

۱۸۔ اَنیس احمد، ڈاکٹر، ۲۰۱۰، ''ڈاکٹر محمود احمد غازی مرحوم''، لاہور: ماہنامہ ترجمان القرآن''منصورہ، ج ۱۳۷ش ۱۱ص ۸۱-۸۴۔

۱۹۔ محمد اِفتخار کھوکھر، ڈاکٹر، ۲۰۱۰، ''آخری ملاقات''، اِسلام آباد: ماہنامہ دعوۃ، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، ج ۱۷ش ۴، ۵، ص ۱۷۴-۱۷۶۔

۲۰۔ حیران خٹک، ۲۰۱۰، ''میرے غازی صاحب''، اِسلام آباد: ماہنامہ دعوۃ، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، ج ۱۷ش ۴، ۵، ص ۱۶۶-۱۷۰۔

۲۱۔ مقالۂ ھذا کے مؤلف کو یہ بیانات ڈاکٹر محمود احمد غازی کے سیکریٹری نے دیے۔

۲۲۔ عصمت اللہ، ڈاکٹر، ۲۰۱۱، حوالۂ مذکورہ، ص ۳۱۴-۳۱۹؛ دیکھئے: اِدارہ السیر ۃ، ۲۰۱۱ حوالۂ مذکورہ ص ۳۸۱-۳۸۶؛ دیکھئے: فہرست مطبوعات، اِدارہ تحقیقات اِسلامی، بین الاقوامی اِسلامی یونیورسٹی، اِسلام آباد؛ دیکھئے: فہرست مطبوعات، شریعہ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اِسلام آباد؛ دیکھئے: فہرست مطبوعات، دعوۃ اکیڈمی، بین الاقوامی اِسلامی یونیورسٹی، اِسلام آباد؛ مزید تفصیلات کے لیے درج ذیل ویب سائٹس دیکھئے:

<http://www.supremecourt.gov.pk/ijc/Articles/23/1.pdf> [Retrieved 01-01-2011] <http://www.federalshariatcourt.gov.pk/AJ2.html> [Retrieved 01-01-2011]
<http://www.sbp.org.pk/ibd/bul letin/2008/Bulletin-Jan-Mar-2008.pdf> [Retrieved 01-01-2011]
<http://www.thepersecution.org/nr/ghazi.html> [Retrieved 25-06-2011]; <http://www.ips.org.pk/aboutips/1201mahmood-ahmad-ghazi.html> [Retrieved 25-06-2011];

۲۳۔ ایضاً، دیکھئے: حوالہ جاتِ بالا۔ یہ رسائل مقالہ نگار کی ذاتی لائبریری میں بھی موجود ہیں۔

۲۴۔ ایضاً، دیکھئے: حوالہ جاتِ بالا۔

۲۵۔ عصمت اللہ، ڈاکٹر، ۲۰۱۱، حوالۂ مذکورہ، ص ۳۱۴-۳۱۹؛ دیکھئے: اِدارہ السیر ۃ، ۲۰۱۱، حوالۂ مذکورہ، ص ۳۸۱-۳۸۶؛ مندرجہ ذیل

ویب سائٹس بھی دیکھئے:

<http://www.supremecourt.gov.pk/ijc/Articles/23/1.pdf> [Retrieved 01-01-2011]; <http://www.federalshariatcourt.gov.pk/AJ2.html> [Retrieved 01-01-2011];

۲۶۔ ایضاً، دیکھئے: حوالہ جاتِ بالا۔

۲۷۔ ایضاً، دیکھئے: حوالہ جاتِ بالا۔

۲۸۔ عصمت اللہ، ڈاکٹر، ۲۰۱۱، حوالۂ مذکورہ، ص۳۱۴-۳۱۹؛ دیکھئے: اِدارہ السیرۃ، ۲۰۱۱، حوالۂ مذکورہ، ص۳۸۱-۳۸۶؛ مندرجہ ذیل ویب سائٹس بھی دیکھئے:

<http://www.supremecourt.gov.pk/ijc/Articles/23/1.pdf> [Retrieved 01-01-2011]; <http://www.federalshariatcourt.gov.pk/AJ2.html> [Retrieved 01-01-2011];

<http://www.sbp.org.pk/ibd/bul letin/2008/Bulletin-Jan-Mar-2008.pdf> [Retrieved 01-01-2011];

<http://www.thepersecution.org/nr/ghazi.html> [Retrieved 25-06-2011];

<http://www.ips.org.pk/aboutips/1201mahmood-ahmad-ghazi.html> [Retrieved 25-06-2011];

۲۹۔ ایضاً، دیکھئے: حوالہ جاتِ بالا۔